رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Regd. No. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنے

یوم شنبہ * ۵ جمادی الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ ۳۰ صلح ۱۳۳۴ ہش * ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء نمبر ۲۶

اسرائیل اور عربوں کا باہمی تنازعہ کسی وقت بھی خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے

مغربی ممالک کا فرض ہے کہ وہ انصاف کے جذبہ سے معمور ہو کر ان تنازعات کا جلد تصفیہ کرائیں (امجد علی)

نیویارک ۲۹ جنوری۔ پاکستانی سفیر متعین واشنگٹن سید امجد علی نے کہا ہے کہ اسرائیل اور عربوں کا تنازعہ کسی وقت بھی نازک صورت اختیار کر سکتا ہے۔ کل انہوں نے "امریکی محبان مشرق وسطیٰ" کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جس طرح اسرائیل کی مملکت قائم کی گئی ہے۔ اور جس خستہ حالت میں عرب مہاجرین زندگی بسر کر رہے ہیں اس کی وجہ سے اسرائیل اور عرب ممالک کے درمیان کشیدگی بدستور چلی آ رہی ہے۔ آپ نے مغربی ممالک پر زور دیا کہ وہ انصاف کے جذبہ سے معمور ہو کر اس جھگڑے اور اسی قسم کے دوسرے تنازعات کا فیصلہ کرائیں۔ تاکہ کشیدگی دور ہو۔ اور یہ ممالک بھی ترقی کی راہ پر گامزن ہو کر دوسروں کے شانہ بشانہ عالمی امن کو برقرار رکھنے کی جدوجہد میں حصہ لے سکیں۔ دوران تقریر میں آپ نے مشرق وسطیٰ کے مخصوص حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

برطانیہ کی طرف سے فارموسا کے علاقے میں عارضی طور پر جنگ بند کرانے کی تجویز

بحث کے وقت سلامتی کونسل کے اجلاس میں چین کو شرکت کی دعوت

لندن ۲۹ جنوری۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے تجویز پیش کی ہے کہ فارموسا کے علاقے میں عارضی طور پر جنگ بند کر دی جائے کل انہوں نے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا ——— اس وقت فارموسا کے علاقے میں دونوں طرف کی فوجیں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں جس کی وجہ سے حالات دن بدن نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں اس وقت جھگڑے کا تصفیہ کرانے کے لئے ضروری ہے کہ طرفین عارضی طور پر جنگ بند کر دیں تاکہ صورت حال مزید خراب نہ ہو پائے

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ اگلے ہفتہ نیوزی لینڈ کی طرف سے جب یہ معاملہ سلامتی کونسل میں پیش ہو تو تمام ممبر ملک اس پر پوری غیر جانبداری سے غور کریں۔ آپ نے بتایا کہ سلامتی کونسل میں بحث کے وقت چین کو بھی اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ چین کی حکومت اس دعوت نامے کو قبول کریگی اور اس امر کا ثبوت بہم پہنچائے گی کہ وہ خود جنگ کو طول دینے کی خواہشمند نہیں ہے۔

ادھر نیویارک میں فارموسا کے متعلق نیوزی لینڈ کی پیش کردہ قرارداد پر غور کرنے کے لئے سلامتی کونسل کا اجلاس اگلے پیر کو ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ میں نیوزی لینڈ کے نمائندے نے جو سلامتی کونسل کے صدر بھی ہیں کہا ہے۔ اقوام متحدہ جنگ بند کرانے کی پوری کوشش کرے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ برطانیہ امریکہ اور نیوزی لینڈ چین کو مدعو کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ اور ان کی طرف سے دعوت نامہ بھیج دیا گیا ہے۔

برطانوی سفیر متعین ماسکو نے کل روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے ملاقات کی۔ اور انہیں عارضی طور پر جنگ بند کرانے کی تجویز سے مطلع کیا۔ نیز اس توقع کا اظہار کیا کہ روس نہ صرف اس تجویز کی حمایت کرے گا۔ بلکہ چین کو بھی مجبور کرے گا کہ وہ سلامتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی دعوت منظور کرلے اسی طرح برطانوی ناظم الامور متعین پیکنگ نے بھی کل چین کے وزیر اعظم مسٹر چواین لائی سے ملاقات کی اور انہیں سلامتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کی دعوت قبول کرنے کا مشورہ دیا۔

حکومت پاکستان اب تک صنعتی ترقی پر ۴ ارب ۱۰ کروڑ روپیہ لگا چکی ہے

کراچی ۲۹ جنوری۔ حکومت پاکستان اب تک صنعتی ترقی پر ۴ ارب دس کروڑ روپے لگا چکی ہے اس میں سے ۳ ارب ۱۰ کروڑ روپے تو حکومت نے لگائے ہیں۔ اور باقی رقم نجی سرمایہ سے حاصل ہوئی ہے۔ اس تمام سرمایہ میں ۸۲ کروڑ ۴ لاکھ کی وہ رقم بھی شامل ہے۔ جو غیر ملکی سرمایہ سے امداد یا قرضہ کے طور پر ملی ہے۔ چنانچہ ان بھاری رقوم کی وجہ سے صنعتی میدان میں کافی ترقی ہوئی ہے۔ اور متعدد ایسی صنعتیں قائم کی گئی ہیں۔ جو پہلے ملک میں موجود نہیں تھیں۔ ان میں بجلی، کپڑا بننے، ٹائر ٹیوب بنانے، پٹ سن، چمڑے کی مصنوعات، سیفٹی ریزر اور ڈھلائی وغیرہ کے کارخانے شامل ہیں۔ پچھلے سات سال میں پن بجلی کے ذریعہ ۶۲ ہزار کلو واٹ بجلی مہیا کی گئی ہے۔ اسی طرح کپڑا بننے کی صنعت میں بھی نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ کپڑے کی ضروریات کے بارے میں پاکستان نہ صرف خود کفیل ہو گیا ہے۔ بلکہ اس نے کچھ کپڑا برآمد کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ بائیسکل کے ٹائر ٹیوب بھی پہلے نہیں بنتے تھے۔ لیکن اب یہ سامان بھی پاکستان میں ہی تیار ہونے لگا ہے۔ ایک نجی صنعت کار نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ جس کے مکمل ہو جانے پر موٹر کے چار سو ٹائر ٹیوب روزانہ تیار ہونے لگیں گے۔ ۱۹۴۷ء میں پٹ سن کا کوئی کارخانہ نہیں تھا۔ لیکن اب پٹ سن کی چیزیں اتنی مقدار میں بننی شروع ہو گئی ہیں۔ کہ پاکستان اپنی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ غیر ملکی فرموں کے ہاتھ بھی یہ سامان فروخت کر رہا ہے۔

ڈھاکہ ۲۹ جنوری۔ مشرقی بنگال میں جنگلات کی تجربہ گاہ کی تعمیر کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے امید ہے اگلے سال تک تحقیقات کا کام شروع ہو جائے گا۔

چار صنعتی سکول اس سال کے آخر تک کام شروع کر دینگے

لاہور ۲۹ جنوری۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں چار صنعتی سکول کھولنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر عنقریب عمل درآمد شروع ہو جائیگا۔ وزیر صنعت شیخ مسعود صادق نے کل اس بارے میں تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا۔ لائلپور میں قائم ہونے والے ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی کے سکول کو اب پر فوقیت دی جا رہی ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ اس ادارے میں سال رواں کے آخر تک کام شروع ہو جائے گا۔

دوسرا سکول راولپنڈی میں کھولا جا رہا ہے اسی طرح چمڑے کی صنعت کا ایک ادارہ اور برتن بنانے کا مرکز گجرات میں قائم کیے جائیں گے۔ جس میں بیک وقت چار سو طلبہ داخل ہو سکیں گے

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"طبیعت پہلے جیسی ہی ہے" یعنی تا حال نزلہ کی شکایت ہے۔ لیکن نسبتاً آرام ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل حضور ایدہ اللہ نے علالت کے باوجود جمعہ پڑھایا اور خطبہ میں حضور نے جماعت کو تحریک جدید کے وعدے جلد از جلد ارسال کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

کوئٹہ سینی ٹوریم میں توسیع

کوئٹہ ۲۹ جنوری۔ انسداد تپ دق کے سینی ٹوریم میں توسیع کر کے پچاس مریضوں کو رکھنے کا انتظام کیا جائے گا۔ اس توسیع پر چار لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

فلپائن افریقی ایشیائی کانفرنس میں شرکت کریگا

منیلا ۲۹ جنوری۔ فلپائن افریقی ایشیائی کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ کل فلپائن کے صدر میگسائی سائی اور دوسرے اعلیٰ حکام کے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔

فرانسیسی حکومت اعتماد کے ووٹ کا مطالبہ کرے گی

پیرس ۲۹ جنوری۔ فرانس کے وزیر اعظم مسٹر منڈیز فرانس نے مخالف پارٹیوں سے کہا ہے کہ میں اگلے ہفتے شمالی افریقہ کی صورت حال پر بحث کے دوران میں اعتماد کے ووٹ کا مطالبہ کروں گا۔

بخشی حکومت کی غلط کاریوں اور ظلم و ستم کی تحقیقات کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ ہندوستان کی مشہور سوشل کارکن مس مردولا سارابائی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت کی غلط کاریوں اور ظلم و ستم کی تحقیقات کرائی جائے۔ کل انہوں نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ بخشی حکومت اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہے کہ رائے شماری کا فیصلہ یقیناً اس کے خلاف ہوگا۔ بخشی حکومت کو جو بیرونی امداد مل رہی ہے اگر وہ بند ہو جائے۔ تو وہ ایک گھنٹے بھی قائم نہیں رہ سکتی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۵۵ء

قلم کا جہاد

مشرقی پاکستان کی حکومت نے ایک امریکی کتاب موسومہ "عائشہ محبوبہ محمد" (نعوذ باللہ) کا داخلہ صوبہ میں بند کر دیا ہے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ امریکہ کے رسالہ "لائف" میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک توہین آمیز تصویر شائع ہوئی تھی۔ جس کے متعلق سب سے پہلے ہم نے پُر زور احتجاج کیا تھا اور آخر حکومت پاکستان نے امریکہ کی حکومت سے احتجاج کیا۔ جس کے نتیجہ میں لائف کے ناشروں کو اور امریکہ کی حکومت کو معافی مانگنی پڑی۔ اب یہ کتاب ہے جس کے نام سے ہی غیرت سے ایک مسلمان کا خون کھولنے لگتا ہے۔

ایسی کتابیں اور دیگر لٹریچر یورپ اور امریکہ میں کافی پھیلایا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں بھارت میں بھی بعض متعصب لوگوں نے ایسی کتابیں لکھیں جن میں اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق توہین آمیز خیالات ظاہر کئے گئے تھے۔

غیر مسلموں نے یہ کام کوئی آج ہی نہیں شروع کیا۔ عیسائی پادریوں مستشرقین اور آریوں نے ہر زمانے میں اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت کچھ توہین آمیز باتیں شائع کی ہیں۔

تعجب خیز امر یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو بڑا مہذب اور روادار بیان کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ اور اپنے مذہب کو نہایت امن پسند بتاتے ہیں۔ لیکن جب بھی اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لکھنے کو قلم اٹھاتے ہیں۔ تو ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ناشائستہ اور تہذیب سے گرے ہوئے حملے کرتے ہیں۔ اور نہایت غیر معتبر روایات کو لے کر جو بعض منافقین نے اسلامی لٹریچر میں سمگل کر دی ہوئی ہیں اور جن کو ہمارے بعض سادہ دل اور بے احتیاط علماء نے بھی اپنی تصنیفات میں شامل کر لیا ہوا ہے۔ یہ دشمنانِ اسلام اپنی فسانہ طرازی کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور ایسے پیرائے اور لباس میں انہیں دنیا میں پیش کرتے ہیں جس سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف تنفر پیدا ہو۔

حکومت مشرقی پاکستان نے کتاب مذکورہ بالا کے خلاف قدم اٹھا کر اچھا کام کیا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اتنا کر دینا ہی کافی نہیں ہے۔ یہ کتاب تو ہے ایسی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اسکے نام سے ہی ایک مسلمان کو غصہ آ جانا فطرتی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں بہت سا لٹریچر ایسا شائع ہو رہا ہے۔ جس سے تمام دنیا میں اسلام کے خلاف تنفر و حقارت کے جذبات ابھارنا مقصود ہے۔

قرون اولےٰ میں دشمنانِ اسلام نے اسلام پر تلوار اور تیر و تبر سے حملہ کیا تھا۔ مگر آج یہ حملہ نشر و اشاعت کے ذریعہ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے پہلے تلوار کا جہاد تھا۔ اور آج یقیناً قلم کا جہاد ہے۔ تلوار کے جہاد میں بھی اسلام کامیاب ہوا تھا۔ اور انشاء اللہ قلم کے جہاد میں بھی اسلام ہی کامیاب ہوگا اگرچہ افسوس ہے کہ اسلام والے ابھی اونگھ رہے ہیں۔ اور پوری طرح بیدار نہیں ہوئے۔ بے شک مسلمان غیور ہوتا ہے۔ اور اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ اور دشمنانِ اسلام کی جیرہ دستیوں پر چیخ اٹھتا ہے۔ مگر جہاد میں صرف چیخنا کام نہیں دے سکتا۔ چاہیئے کہ اسلام کے محب خاصکر ایسے علمائے اسلام جو علوم حاضرہ میں بھی درک رکھتے ہیں اس جہاد کبیر کے لئے اٹھیں اور اسلام کے متعلق اتنا لٹریچر مغربی زبانوں میں پھیلا دیں۔ کہ جو زہر دشمنانِ اسلام ان زبانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ اس کے تریاق کا کام دے۔ اور غیر مسلم ممالک کے لوگ اسلام کا اصلی چہرہ دیکھ لیں۔

جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے۔ ہر ایسی کتاب یا رسالہ جو ہمارے نوٹس میں آئے صرف احتجاج کر دینا بالکل کافی نہیں ہے۔ اور نہ ایسے لٹریچر کا اسلامی ممالک میں داخلہ بند کر دینا ہی کافی ہے۔ بے شک ایسا کرنے سے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح ہونے سے محفوظ کرنا مقصود ہے۔ اور یہ ٹھیک ہے۔ مگر یہ حقیقی کام نہیں ہے۔ اسلام نے تو تمام دنیا پر فتح پانی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

هو الذی ارسل رسوله
بالهدی و دین الحق لیظهره
علی الدین كله

یعنے اللہ تعالےٰ نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر اس لئے بھیجا ہے۔ کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔

قرآن کریم کی یہ پیشگوئی ضرور پوری ہونی ہے۔ اس کے لئے جہاد کبیر کی ضرورت ہے۔ نہ صرف ہمیں اس بے پناہ گندے لٹریچر کا توڑ کرنا ہے۔ بلکہ اسلام کو فتح یاب کرنا ہے الحاد کفر اور شرک کو دنیا سے مٹانا ہے۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ دنیا میں پھیلانا ہے۔

نہ کرینگے نہ کرنے دینگے

روزنامہ "تسنیم" نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۶/۱/۵۵ میں یہ خبر شائع کرتے ہوئے کہ حکومت نے جماعت احمدیہ کو بیرونی مشنوں کے لئے کچھ زر مبادلہ عطا کیا ہے۔ مندرجہ ذیل اظہار خیال کیا ہے

"یاد رہے کہ زر مبادلہ کی صورت حال بے حد غیر تسلی بخش ہے۔ اور اسی کمزوری کی بناء پر حکومت کی بہت سی سکیمیں پہلے رد کی جا چکی ہیں۔"

اس سے "تسنیم" کی غرض [illegible] ہے۔ اس کے نزدیک تبلیغ اسلام کے لئے تھوڑا سا زر مبادلہ دینا بھی گویا گناہ ہے۔ یہ تھوڑا سا زر مبادلہ بھی دوسرے کاموں ہی کے لئے وقف رہے۔ اور ہمارے خالص دنیاوی کاموں کے راستہ میں روک پیدا نہ ہو۔ تعیش اور زیبائش کے سامان بے شک درآمد کئے جائیں کوئی مضائقہ نہیں مگر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام چونکہ صرف "قادیانی" کرتے ہیں۔ اور وہاں انہیں کے مشن قائم ہیں۔ اس لئے تبلیغ کے کاموں میں (تھوڑا سا) زر مبادلہ بھی خرچ نہ کرنا چاہیئے۔

یہ ذہنیت ہے اس جماعت کی جو اقامت دین کی داعی ہے۔ یعنے نہ کریں گے اور نہ کرنے دیں گے۔

جملہ قائدین مجالس کی فوری توجہ کے لئے

امسال شوریٰ اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کی سال رواں کی منظور کردہ سکیم (مرکزی ٹورنامنٹوں کا انعقاد بھی اس میں شامل ہے۔) کو عملی جامہ پہنانے اور ربوہ روئنگ کلب کی ترقی و توسیع کے لئے اڑھائی ہزار روپیہ بطور عطیہ جمع کیا جائے گا۔ جلسہ سالانہ پر اس مقصد کے لئے عطیہ بکیں چھپوائی گئی تھیں۔ جن میں ہر رسید کی مالیت دو آنہ اور پوری عطیہ بک کی مالیت قریباً ساڑھے بارہ روپے بنتی ہے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں بعض مجالس کے دوستوں نے اس سلسلہ میں اچھی خاصی مدد فرمائی جزاھم اللہ احسن الجزاء اور جلسہ کے اختتام پر بعض دوست کچھ کتابیں ساتھ بھی لے گئے ہیں۔ تاکہ اپنی متعلقہ مجالس سے وصولی کر کے رقوم بھجوا سکیں۔ نیز بعض مجالس خود بخود اس سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ لہٰذا تمام قائدین حضرات سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس اعلان کے پڑھتے ہی خود بھی مطلع فرمائیں۔ کہ کس قدر عطیہ بکیں ان کو بھجوائی جائیں۔ تاکہ وہ جلد از جلد عطیہ جات جمع کر کے واپس بھجوا سکیں۔ اس رقم سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مارچ کے پہلے ہفتہ تک رقم جمع ہو کر مرکز میں پہنچ جائے۔

(محمد رفیق ملک) مہتمم ذہانت و صحت جسمانی

مسجد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

تمام مخلصین سلسلہ کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ مسجد کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔ اور کرسی تک عمارت بن چکی ہے۔ یہ ایک دوست کے عطیہ کی رقم سے کام ہوا ہے۔ تکمیل کے لئے احباب سلسلہ و خواتین سے درخواست ہے۔ کہ یہ ایک ضروری کام ہے۔ جو بہت بڑے ثواب پر منتج ہو گا۔ اور نئی پود کی دینی ترقی کی بنیاد ثابت ہوگا۔ اس کے متعلق پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ یہ قریباً دس ہزار روپیہ مزید خرچ چاہتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ دلوں میں اپنے فضل سے اس کام کو پورا کرنے کی تحریک کرے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

ذکر الٰہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کی طرف سے شائع کردہ کتب خریدنے کی تحریک کرتے ہوئے کتاب "سیرۃ خیر الرسل" کا بھی ذکر فرمایا تھا جو حضور ہی کی تصنیف فرمودہ ہے۔ اس میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپؐ کی صفات حسنہ پر نہایت دلآویز پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

ذیل میں اس کتاب کا ایک حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں ذکر الٰہی کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ (ادارہ)

رسول کریمؐ کی عادت تھی کہ بہت آرام اور آہستگی سے کلام کرتے تھے۔ اور آپ کے کلام میں جوش نہ ہوتا بلکہ بہت سہولت ہوتی تھی۔ لیکن آپؐ کی یہ بھی عادت تھی کہ جہاں خدا تعالےٰ کا ذکر آتا آپؐ کو جوش آجاتا تھا۔ اور آپؐ کی عبادت میں ایک خاص شان پیدا ہوجاتی تھی۔ چنانچہ احادیث کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے ذکر کے آتے ہی آپؐ کو جوش آجاتا تھا۔ اور آپؐ کے لفظ لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عشق الٰہی کا دریا آپؐ کے اندر لہریں مار رہا ہے آپؐ کے کلام کو پڑھ کر محبت کی ایسی لپٹیں آتیں کہ پڑھنے والے کا دماغ معطر ہو جاتا۔ اللہ اللہ آپ صحابہ میں بیٹھ کر کس پیار سے باتیں کرتے ہیں ان کی دلجوئی کرتے ہیں۔ ان کی شکایات کو سنتے ہیں پھر صحابہؓ ہی کا کیا ذکر ہے۔ کافر و مومن آپؐ کی ہمدردی سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور ہر ایک تکلیف میں آپؐ مہربان باپ اور محبت کرنے والی ماں سے زیادہ ہمدرد و مہربان ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے معاملہ میں جہاں اس کا اور غیر کا مقابلہ ہو جائے۔ آپؐ بے اختیار ہو جاتے ہیں۔ محبت ایسا جوش مارتی ہے کہ رنگ ہی اور ہو جاتا ہے۔ سننے والے کا دل ایک ایسی وابستگی پاتا ہے کہ آپ ہی کا ہمرنگ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی وہ عظمت بیان کرتے ہیں کہ دل بے اختیار اس پر قربان ہونا چاہتا ہے وہ ہیبت بیان کرتے ہیں کہ بدن کانپ اٹھتا ہے۔ وہ جلال بیان کرتے ہیں کہ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا خوف دلاتے ہیں کہ مومن انسان کا دل تو خوف کے مارے پگھل ہی جاتا ہے۔ پھر ایسی شفقت و محبت کا بیان کرتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے دل جڑ جاتے ہیں اور گری ہوئی ہمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اللہ اللہ آپؐ کے عام کلام کا مقابلہ اگر اس کلام سے کریں کہ جس میں بندوں کو خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ تو زمین و آسمان کا فرق معلوم دیتا ہے۔ گویا خدا تعالےٰ کا ذکر آتے ہی آپ کا رواں رواں اس کی طرف جھک جاتا ہے۔ اور ذرہ ذرہ بے اختیار ہو کر یاد کرنے لگتا ہے۔ اور زبان ان کی ترجمان ہوتی ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے:۔

الحلال بیّن والحرام بیّن وبینهما شبهات لا یعلمها کثیر من الناس فمن اتقی المشبهات فقد استبرأ لعرضه ودینه ومن وقع فی الشبهات کراعٍ یرعی حول الحمیٰ یوشك ان یواقعه الا وان لکل ملك حمیً الا وان حمی الله فی ارضه محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب

(بخاری جلد ا کتاب الایمان باب فضل من استبرأ لدینه)

یعنے حلال بھی بیان ہو چکا اور حرام بھی بیان ہو چکا۔ اور ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی چیزیں ہیں کہ مشابہ ہیں۔ انہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو کوئی شبہات سے بچے۔ اس نے اپنی عزت اور دین کو بچا لیا۔ اور جو کوئی ان شبہات میں پڑگیا۔ اس کی مثال ایک چرواہے کی ہے جو بادشاہ کی رکھ کے ارد گرد اپنے جانوروں کو چراتا ہے۔ قریب ہے کہ اپنے جانوروں کو اندر ڈال دے خبردار ہر ایک بادشاہ کی ایک رکھ ہوتی ہے۔ خبردار اللہ کی رکھ اس کی زمین میں اس کے محارم ہیں۔ خبردار جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو جائے تو سب جسم درست ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ گوشت کا ٹکڑا قلب ہے

اس عبارت کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس وقت اللہ تعالےٰ کی محبت کا ایک دریا اُمڈ رہا تھا۔ کہ ایک دنیا اس پاک ہستی کے احکام کو توڑ رہی ہے۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے محترز ہے۔ لوگ اپنے نفس کے احکام کو مانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے ارشادات کی تعمیل نہیں کرتے۔ پھر آپ کو خدا تعالےٰ سے جو محبت تھی۔ اس کے ہوتے آپؐ کب برداشت کرسکتے تھے کہ لوگ اس پیارے رب کو چھوڑ دیں۔ ان خیالات نے آپؐ پر یہ اثر کیا کہ ہر وقت خدا تعالےٰ کی عظمت کا ذکر کرتے۔ اور لوگوں کو بتاتے کہ دنیوی بادشاہوں کی اطاعت کے بغیر انسان سُکھ نہیں پا سکتا تو پھر اس قادرِ مطلق کی نافرمانی پر کب سُکھ پا سکتا ہے۔ جو سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

میں جب مذکورہ بالا حدیث کو پڑھتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ آپؐ کس جوش کے ساتھ خدا کو یاد کرتے ہیں۔ بناوٹ سے یہ کلام نہیں نکل سکتا۔ اس خالص محبت کا ہی نتیجہ تھا۔ جو آپؐ خدا تعالیٰ سے رکھتے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ذکر پر آپ کو اس قدر جوش آجاتا۔ اور آپ چاہتے کہ کسی طرح لوگ ان نافرمانیوں کو چھوڑ دیں۔ اور خدا تعالےٰ کی اطاعت میں لگ جائیں اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حیرت تھی کہ لوگ کیوں اس طرح دلیری سے ایسے کام کر لیتے ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا خوف ہو۔

جس کام میں کسی حاکم کی ناراضگی کا خیال ہو لوگ اس کے کرنے سے بچتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی خوف نہیں کرتے۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس کی نافرمانی سے کچھ نہ ہوگا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی ہی اصل ناراضگی ہے۔ اور انسان کو چاہیئے کہ نہ صرف گناہوں سے بچے۔ بلکہ ان کاموں سے بھی بچے۔ کہ جن کے کرنے میں شک ہو۔ کہ یہ جائز ہیں یا ناجائز۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ان کاموں کے کرنے پر ہلاک ہو جائے۔ اور وہ اسے خدا تعالےٰ کے رحم کے استحقاق سے محروم کر دیں۔

خدا تعالےٰ کے نام پر یہ جوش اور اس قدر اظہارِ خوف و محبت ظاہر کرتا ہے کہ آپؐ کے دل میں محبت الٰہی اس درجہ پہونچی ہوئی تھی۔ کہ ایک انسان کی طاقت ہی نہیں کہ اس کا اندازہ بھی کر سکے:۔

ذکر الٰہی کی تڑپ

پچھلی مثال سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یاد الٰہی کے وقت کس قدر جوش اور کس قدر محبت سے مجبور ہو کر آپ کے کلام میں خاص شان پیدا ہو جاتی تھی۔ اب میں ایک اور واقعہ بتاتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالےٰ کی یاد کا نہایت ہی شوق تھا۔ اور آپ عبادات کے بجا لانے میں کما حقہٗ مشغول رہتے تھے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو بوجہ سخت ضعف کے نماز پڑھانے پر قادر نہ تھے۔ اس لئے آپؐ نے ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھانی شروع کی۔ تو آپؐ نے کچھ آرام محسوس کیا۔ اور نماز کے لئے نکلے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ:۔

فوجد النبی صلی الله علیه وسلم من نفسه خفة فخرج یهادی بین رجلین کانی انظر رجلیه یخطان الارض من الوجع فاراد ابوبکر ان یتاخر فاوما الیه النبی صلی الله علیه وسلم ان مکانك ثم اتی به حتی جلس الی جنبه وکان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی بصلاته والناس یصلون بصلاة ابی بکر رضی الله عنه۔

ترجمہ۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہوگئی۔ تو آپ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی۔ پس آپ نکلے مگر دو آدمی آپؐ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے۔ اور اس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ ہے کہ شدت درد کی وجہ سے آپؐ کے قدم زمین سے چھوتے جاتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ آئیں۔ اس ارادہ کو معلوم کر کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کی جانب اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپؐ کو وہاں لایا گیا۔ اور آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم) نے نماز پڑھنی شروع کی۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی۔ اور باقی لوگ حضرت ابوبکرؓ کی اتباع کرنے لگے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسی ہی خطرناک بیماری ہو خدا تعالےٰ کی یاد کو نہ بھلاتے۔ عام طور پر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ذرا تکلیف ہوئی اور سب عبادتیں بھول گئیں اور نماز باجماعت اور دوسرے شرائط کی ادائیگی میں تو اکثر کوتاہی ہو جاتی ہے۔ لیکن آپ کا یہ حال تھا کہ معمولی بیماری تو الگ رہی اس مرض میں کہ جس میں آپؐ فوت ہوگئے اور جس کی شدت کا یہ حال تھا۔ کہ آپؐ کو بار بار غش آجاتے تھے اٹھنے سے قاصر تھے۔ لیکن جب نماز شروع ہوگئی۔ تو آپؐ برداشت نہ کر سکے۔ کہ خاموش بیٹھے رہیں۔ اسی وقت دو آدمی کے کاندھے پر سہارا لے کر باوجود اس کمزوری کے کہ قدم لڑکھڑا جاتے تھے۔ نماز باجماعت کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ بے شک ظاہراً یہ بات معمولی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ذرا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حالت کو دیکھو جس میں آپؐ مبتلا تھے۔ پھر اس ذکر الٰہی کے شوق کو دیکھو کہ جس کے ماتحت آپ نماز کے لئے دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائے تو معلوم ہوگا

(باقی دیکھیے صد ۸ پر)

قوّتِ ارادی

(از احمد صادق صاحب محمود متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

اللہ تعالےٰ نے انسان کو بہترین صلاحیتیں اور غیر معمولی طاقتیں ودیعت فرمائی ہیں۔ تاکہ وہ اس کے حضور تذلل و اطاعت اختیار کرنے اور اس کی صفات کو اپنے اندر نقش کرنے کے مقصد عظیم کو بسہولت اور باحسن وجوہ تکمیل تک پہنچا سکے۔

ان طاقتوں میں سے ایک امتیازی قوت "قوتِ ارادی" ہے۔ قوتِ ارادی انسان و حیوان میں مابہ الامتیاز شے ہے۔ علاوہ ازیں یہ قوت ایک ایسی بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ کہ اسی پر انسانیت کی عمارت تکمیل و تحکیم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ انسان کے تمام اعمال کی تکمیل و پختگی ارادہ و نیت کی صحت مندی و پختگی سے وابستہ ہے۔ انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے۔ کہ وہ جس کام کے لیے پہلے پختہ ارادہ کر لیتا ہے۔ اسی کو بہتر طریق پر بپایہ تکمیل پہنچا سکتا ہے۔ جس کام کے پیچھے صحت مند قوت ارادی کارفرما نہ ہو۔ وہ اول تو ہوتا ہی نہیں۔ اور اگر ہوتا بھی ہے۔ تو ادھورا اور اگر کام مشکل ہو۔ تو اس کی مشکلات اور راہ کی دشواریوں کو دیکھ کر انسان درمیان ہی میں دم توڑ دیتا ہے۔ لیکن اگر پیچھے صحت مند ارادہ ہو۔ تو مشکلات آسانیوں میں بدل جاتی ہیں۔ اور دشواریوں کی جگہ ہموار راہِ عمل نظر آتی ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ "انما الاعمال بالنیات"۔ کہ اعمال کا سب سے بڑا دارومدار نیت و ارادہ پر ہے۔ اگر نیت صحت مند ہوگی۔ تو اعمال صحیح و درست ہوں گے۔

پس انسان کے اندر قوتِ ارادیہ اللہ تعالیٰ کی عنایات میں سے ایک گراں قدر اور سراسر مفید جوہر ہے۔ جس کی غور و پرداخت اور نشو و نما نہایت ضروری ہے۔ انسان کے دوسرے قویٰ کی طرح قوتِ ارادی بھی مشق و مزاولت کے ساتھ بڑھتی اور ترقی کرتی ہے۔ اور تساہل و کوتاہی سے کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر ہم مشق و مزاولت کے ذریعہ اس کو قائم رکھیں گے۔ تو یہ نہ صرف بڑھتی جائے گی۔ بلکہ ترقی کرتے کرتے ایک ایسی زبردست طاقت بن جائے گی۔ جو حیرت انگیز طور پر ہمارے کام آئے گی۔ اور اس کی بدولت زندگی میں مشکل ترین نظر آنے والے عقدے بفضلہٖ تعالےٰ وا ہو جائیں گے۔ لیکن اگر ہم اسکی پرورش و مزاولت چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ تو یہ بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دے گی۔ اور دن بدن خفیف و زار ہو کر ایک وقت دم توڑ دے گی۔ جس کے ساتھ ہی ہماری عملی زندگی پر گویا موت طاری ہو جائے گی۔

اگر یہ معلوم کرنا مقصود ہو کہ ہم کس قدر قوت ارادی کے مالک ہیں۔ تو اس کا معیار زندگی کے اہم مسائل میں قوت ارادی کے ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔ نہ کہ روزمرہ کے عام امور میں جو معمول کے مطابق ہم سے سرزد ہوتے ہیں۔ اگر قوت ارادی ناقص ہو۔ تو اس کی اصلاح کی طرف فوری توجہ نہایت ضروری ہے۔ اصلاح کے لئے سب سے ضروری اور پہلی چیز تو یہ ہے۔ کہ اس کی مشق و مزاولت کی جائے۔ اور زندگی کے عملی میدان میں اس کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ اور سختی کے ساتھ ان کو تکمیل تک پہنچائے۔ اس امر کا مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہوگا۔ کہ ایسے مواقع مناسب اور مفید کام تک ہی محدود ہوں۔ تا انسان اپنی جدوجہد کے مفید نتائج سے ہی بہرہ ور ہو۔ لہذا ارادہ قائم کرنے سے پیشتر ہی غور و فکر یا کم از کم دوسروں سے صحیح مشورہ کرنا ضروری ہے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ غیر مناسب اور غیر مفید کام کا ارادہ کرنے کی صورت میں لاحاصل جدوجہد یا لاطائل نتائج کا شکار ہونا پڑے۔ یا بعد میں اس ارادہ کے ترک کرنے پر مجبور ہونا پڑے۔ جو مشق و مزاولت کے مقصد کے منافی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ کہ زندگی کے ہر شعبے اور کام کے متعلق جس کے کرنے کا ہم ارادہ رکھتے ہیں۔ ہمارے ذہنوں میں فیصلہ کن رائے قائم ہو۔ یعنی ہر کام کے خدوخال واضح اور قطعی صورت میں ہمارے پیش نظر ہوں۔ تمام پہلوؤں کے بارہ میں ہمارا ذہن بالکل صاف ہو۔ بُری چیز کی بُرائی کی ہمارے پاس دلیل ہو۔ اور اچھی چیز کی اچھائی کی بھی دلیل ہو۔ تا جب کسی برائی سے بچنے کا ارادہ کیا جائے۔ اس کی دلیل ارادہ کو تقویت پہنچائے۔ جس کی بدولت ہمارا ارادہ عملی جامہ پہن لے۔ اسی طرح جب کسی اچھائی کا ارادہ کیا جائے۔ تو اچھائی کی دلیل باعث ترغیب ہو کر ہمارے ارادہ کو جرأت مند بنا دے۔ اور اس کو کوئی چیز تکمیل تک پہنچنے سے روک نہ سکے۔

تیسرا امر جو نہایت اہم ہے۔ یہ ہے کہ ارادہ اور عمل کے درمیان فاصلہ زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ اس طرح جوش و خروش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اور ارادے کی قوت مضمحل ہو جاتی ہے۔ پس نہایت ضروری ہے۔ کہ جب کوئی ارادہ پیدا ہو۔ تو اس کے لیے جلد سے جلد عمل کا موقع بہم پہنچایا جائے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ واعلموا ان اللہ یحول بین المرء و قلبہ وانہ الیہ تحشرون۔ (انفال ع ۳) یعنی اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات اسی وقت قبول کر لیا کرو۔ جبکہ وہ تمہیں بلائیں۔ یعنی تم فوراً لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اس فرض کو بجا لاؤ۔ جس کی طرف وہ بلاتے ہیں۔ اور اچھی طرح یاد رکھو کہ (اگر ایسا نہ کروگے تو) ایسے بندے کے جو فوراً عمل کے لیے لبیک نہیں کہتا) ارادہ اور دل کے درمیان روک ہو جائے گی۔ یعنی طبعی طور پر ایسے شخص کے ارادہ اور اس کے دل کے درمیان رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ارادہ کا تعلق دل سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس طرح اس کا جوش و خروش ٹھنڈا پڑ کر اس کی قوت کا دم ختم جاتا رہتا ہے۔ یا یہ کہ درمیان میں اور کوئی دنیوی کام حائل ہو جانے کی وجہ سے نیکی سے توجہ ہٹ جاتی ہے۔ "وانہ الیہ تحشرون" یعنی اس لئے بھی اللہ اور اس کے رسول کے بلاوے پر فوراً لبیک کہو۔ کہ تمہیں جاننا چاہیئے۔ کہ تم کسی وقت بھی اس دنیا سے اٹھا لئے جا سکتے ہو۔ جس کے بعد تم اللہ تعالےٰ کی طرف ہی (روزِ محشر) اکٹھے کئے جاؤ گے۔ جبکہ تم اپنی نیتوں اور اپنے اعمال کے لئے اس کے سامنے جوابدہ ہوگے۔

پس ارادہ کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنانا ضروری ہے۔ کیونکہ ارادے جذبات کے تابع ہوتے ہیں۔ اور جذبات اپنی نازک حالت کی وجہ سے ناساعد و ناسازگار صورت حال سے معرض خطر میں ہوتے ہیں۔ نیز یہ بھی قابل ذکر امر ہے۔ کہ جذبات کو حیاتِ انسانی میں وہی مقام حاصل ہے۔ جو اسٹیم کو انجن میں۔ اگر اسٹیم خارج ہو جائے۔ تو انجن حرکت میں نہیں آ سکتا۔ ہمارے جذبات کی اسٹیم بھی منہ کے راستے خارج ہو سکتی ہے۔ اس لئے اپنے ارادے کو ہر کس و ناکس کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیئے۔ پس اپنا منہ حتی الوسع بند کیجیئے۔ تا اسٹیم پوری قوت کے ساتھ عمل کے سلنڈر کو حرکت میں لا سکے۔

ایک اور امر جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے مقدم ہے یہ ہے۔ کہ اگر ارادہ و فیصلہ کے بعد جدوجہد و سعی و کاوش کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے تو اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اپنی قسمت کو رونے اور مایوسی پیدا کرنے سے فائدہ تو ہو نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے برعکس ایسے لوگ سب سے زیادہ نقصان اپنی قوت ارادی ہی کو پہنچاتے ہیں۔ ایک بہت بڑے پرانے صوفی کا قول بہت ہی قابل توجہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ "ارادہ اس چیز کا نام ہے۔ کہ انسان دائمی طور پر جدوجہد میں لگا رہے۔ اور آرام و راحت کو چھوڑ دے"۔ پس ناکامی پر دل برداشتہ اور مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی بازی میں ہار جائے۔ تو اسے جرأت و اعتماد کے ساتھ دوسری بازی کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے اور اپنی قوت ارادی کو ہر قیمت پر زندہ رکھنا ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم [illegible] ہے۔ لاتیئسوا من روح اللہ انہ لا یائس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ (سورہ یوسف)

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مت مایوس ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و نصرت سے صرف ایسے لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔ جو کفر کرنے والے یعنی اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور اسباب کی ناقدری و ناشکری کرنے والے ہوں۔

پس اگر کسی کوشش و جدوجہد سے صحیح نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ تو اس کا قطعی سبب و باعث اس کی اپنی ہی ذات ہے۔ کہ اس نے ضروری و مناسب سعی و کاوش اور پوری پوری جدوجہد سے کام نہیں لیا۔ جس کا لازمی نتیجہ کامیابی سے محرومی یا ناکامی ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم یعنی ہر شخص کی محنت کا پھل دینے والا ہے۔ اور اس کی ذات ظلم و نقص سے پاک بلکہ مجسم رحمت ہے۔ پس جب قصوروار خود انسان ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اسے اپنے ہی قصور پر نادم ہونا چاہیئے۔ اور اس کے بعد اپنی ندامت کو مٹانے کا تقاضا یہ ہو۔ کہ اپنی قوت ارادی کو پھر حرکت میں لا کر جرأت اور الٰہی رحمت و نصرت پر اعتماد و توکل کرتے ہوئے دوبارہ جدوجہد کے میدان میں کود پڑے۔ اور اپنی قوت ارادی کو کبھی ضعف نہ پہنچنے دے۔ اگر انسان اپنی اس قوت کی قدر کرتے ہوئے اس کو زندہ رکھیگا تو وہ خدا تعالیٰ کی وسیع رحمت سے مایوس ہونے والے گروہ میں شامل ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالےٰ ہم کمزور بندوں پر رحم فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اس سے محفوظ رکھے۔ اور اپنی صفت "فعال لما یرید" کا نقش ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعا

میرے بھائی ڈاکٹر عبد الستار شاہ کے گھٹنے پر سخت ضرب آئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرماویں۔ نیز میری لڑکی امۃ الرحمٰن بحالت زچگی بیمار ہے۔ احباب زچہ اور بچہ کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ عاجز حکیم عبد الرحمٰن شاہ ربوہ محلہ دار الرحمت غربی۔

مکرم چوہدری باغ دین صاحب مرحوم

از چوہدری رشید الدین صاحب ـــــــ ربوہ

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت گروہ کے ایک رکن محترم و مکرم چوہدری باغ دین صاحب چک $\frac{۳۰}{۱۱-ل}$ منٹگمری مورخہ ۱۰-۱-۶۵ کو اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کے بڑے لڑکے چوہدری شہاب الدین صاحب نے آپ کی زندگی کے کچھ حالات ارسال فرمائے ہیں۔ جنہیں کسی قدر تفصیل سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

آپ کا آبائی وطن کھوکھووالی ضلع سیالکوٹ تھا۔ گاؤں میں ہندو اور سکھ آبادی کافی تھی۔ وہ لوگ کئی قسم کی رسومات مناتے تھے۔ اور مسلمان بھی ان میں شریک ہوتے تھے۔ لیکن آپ اپنی نیک فطرت کی وجہ سے بچپن سے ہی ان کے خلاف تھے۔ اور ان کے تدارک کی کوشش کیا کرتے تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانیوالے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ خلیفہ سراج الدین صاحب آف کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ آپ کی بیعت کا واقعہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ کہ ہم چند دوست جن میں مرحوم بھی شامل تھے مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب آف کھیوہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے اور ان سے کچھ پڑھتے بھی تھے مولوی صاحب کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا ذکر اکثر ہوتا۔ آپ کے دلائل کو پرکھا جاتا۔ اور پیشگوئیوں پر بحث ہوتی ان دنوں پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی کا عام چرچا تھا۔ اور مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ تو میں ایمان لے آؤں گا۔ خلیفہ سراج الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۸۹۷ء میں مجھے کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں امرتسر جانا پڑا۔ کام کرنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ چلو قادیان بھی دیکھ چلیں چنانچہ میں قادیان گیا۔ اور دل کی تسلی ہونے پر میں نے حضور کی بیعت کر لی۔ اور کھیوہ واپس آ کر مولوی صاحب کی مجلس میں اپنی بیعت سے متعلق تمام باتیں سنائیں۔ چند دن خوب بحث ہوئی۔ اس کے بعد محترم مولوی صاحب اور دیگر تمام احباب بیعت کے لئے رضامند ہو گئے اور حضور کو خط لکھ دیا۔ اس طرح محترم چوہدری صاحب مرحوم نے ۱۸۹۷ء میں خط کے ذریعہ بیعت کر لی۔ بعد ازاں ۱۸۹۸ء میں خود قادیان گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر عہد اطاعت باندھا۔ آپ نے اپنے خاندان اور رشتہ داروں میں تبلیغ شروع کی۔ اور بہت کوشش اور محنت سے اس کام کو سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کوششوں کو باریابی بخشی اور رشتہ داروں کی کثیر تعداد احمدیت میں داخل ہو گئی۔

آپ اپنے گاؤں میں نمبردار تھے۔ اور اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی کے صلہ میں آپ کو گورنمنٹ نے ضلع منٹگمری میں زمین دی اور آپ ۱۹۱۵ء میں وہاں چلے گئے۔ اور تا زیست وہیں قیام پذیر رہے۔

صحت بڑھاپے میں بھی اچھی رہی۔ وفات سے ڈیڑھ دو برس پہلے کمزوری بڑھنے لگی۔ اس عرصہ میں آپ کئی دفعہ بیمار بھی ہوئے۔ گذشتہ جولائی میں آپ اپنے لڑکے چوہدری غلام احمد صاحب کے پاس سندھ میں کچھ عرصہ کے لئے تشریف لے گئے وہاں آپ کی صحت کمزور ہونی شروع ہوئی۔ اور بیمار رہنے لگے۔ دسمبر میں جلسہ سالانہ کی خاطر سندھ سے روانہ ہوئے۔ لیکن جب منٹگمری شہر پہنچے جہاں کہ آپ کے بڑے لڑکے برادرم چوہدری شہاب الدین صاحب کی رہائش ہے۔ تو بیماری بڑھ گئی اور جلسہ پر تشریف نہ لا سکے۔ جنوری کے ابتدائی ایام میں جب کہ خاکسار کو منٹگمری جانے کا اتفاق ہوا۔ تو اس وقت آپ کی صحت قدرے سنبھلی ہوئی تھی لیکن بعد میں بیماری بڑھ گئی۔ اور آخر ۱۰ جنوری کو شام کے ½۹ بجے آپ کی روح جسد عنصری سے پرواز کر کے اپنے خالق و مالک کے سامنے حاضر ہو گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

چوہدری صاحب مرحوم خدمت سلسلہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے سلسلہ کے مبلغ اور کارکن جب مرکز سے تشریف لاتے ان کے ساتھ نہایت محبت اور الفت سے پیش آتے اور ہر ممکن خدمت کرتے۔ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ پہلے کافی عرصہ تک سیکرٹری مال بھی رہے ایک دوست کا بیان ہے۔ کہ ہماری جماعت کے ذمہ کافی بقایا ہو گیا۔ تو مرحوم کو سیکرٹری مال بنا دیا گیا۔ آپ نے اس خوش اسلوبی اور محنت سے کام کیا۔ کہ جماعت میں ایک شخص بھی بقایادار نہ رہا۔ تبلیغ کا آپ کو بہت شوق تھا۔ کسی مجلس میں بھی تبلیغ کا موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے آپ کو بہت الفت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قبولیت دعا کے کئی واقعات بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ بیان فرمایا کہ دسمبر کے وسط میں مجھے ایک بیماری کا دورہ ہو گیا۔ اور اس نے اس قدر شدت اختیار کی کہ میں جلسہ سالانہ کے لئے قادیان نہ جا سکا۔ جو دوست جلسہ سالانہ پر تشریف لے گئے۔ ان کے ہاتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک رقعہ بھیجا۔ جس میں جلسہ سے غیر حاضری کی معذوری اور دعا کی درخواست کی گئی تھی فرماتے ہیں کہ جماعت کی ملاقات کا وقت ۲۷ دسمبر ۸ بجے شام تھا۔ اور میں اس وقت بہت تکلیف میں تھا کہ عین ملاقات کے وقت مجھے نیند آ گئی۔ اور جب میں بیدار ہوا۔ تو بیماری کا نام و نشان نہ تھا۔ جلسہ سے واپسی پر دوستوں نے بتایا۔ کہ ہم نے ملاقات کے وقت آپ کا رقعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیا۔ حضور ایک منٹ کے لئے چپ ہو گئے۔ مرحوم فرماتے تھے۔ کہ یہ وہی وقت تھا۔ جب کہ مجھے نیند آئی۔ اور حضور کی اس دعا کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیماری سے شفا دی۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ یوں بیان فرماتے۔ کہ میری پہلی شادی ہوئی تو کافی عرصہ گذر گیا۔ لیکن اولاد نرینہ نہ ہوئی۔ دوستوں کے مشورہ پر میں نے دوسری شادی کی۔ مگر کافی دیر تک اولاد نہ ہوئی۔ اور اسی دوران میں بیمار ہو گیا۔ اس مایوسی کی حالت کو دیکھ کر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد عطا فرمائی" اس وقت آپ کے چھ لڑکے اور چار لڑکیاں زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

ایک اور بات جو ان میں نمایاں نظر آئی ہے۔ وہ اولاد کی تربیت ہے۔ نہ صرف وہ خود نیک تھے اور دیندار تھے۔ بلکہ اپنی اولاد کو بھی دیندار بنایا نہ صرف خود مالی قربانی کرنیوالے تھے۔ بلکہ اپنی اولاد میں بھی مالی قربانی کرنے کی روح پیدا کی اولاد کی تربیت نہ ہو تو قومیں بگڑتی ہیں۔ اور تربیت ہونے سے قومیں سنورتی ہیں۔ پس تربیت اولاد ایک بڑا ہی اہم کام ہے اور مکرم چوہدری صاحب مرحوم نے حتی المقدور اپنی کوشش اس کام میں صرف کی ہے۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا کرے۔

بغرض توجہ سیکرٹریان مال

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ میں جو رقوم ارسال مرکز ہوں۔ ان کی نسبت انفرادی تفصیل مہربانی کر کے ارسال فرمایا کریں تاکہ انفرادی کھاتوں میں درج ہو سکیں نیز احتیاط سے اس مد کا نام تفصیل سے درج فرمایا کریں۔ صرف تعلیمی قرضہ ہرگز نہ لکھیں۔ اس سے مغالطہ ہوتا ہے۔ البتہ "سکیم تعلیمی قرضہ" لکھا جا سکتا ہے صدر صاحبان کو تاریخ آئندہ رقوم حساب بھیجا جا رہا ہے جن جماعتوں کو اختتام ماہ تک نہ پہنچے وہ دریافت کریں (ناظر تعلیم و تربیت) ربوہ

امراء و صدر صاحبان جماعت توجہ فرمائیں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے تمام جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو ہدایت ہے کہ اپنی کارگذاری کی رپورٹ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ اس بارہ میں متعدد دفعہ الفضل میں یاد دہانی کرائی جا چکی ہے۔ مگر تھوڑی جماعتوں کی طرف سے باقاعدگی سے رپورٹ آتی ہے۔ مہربانی کر کے امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کا جائزہ لیں کہ کیا وہ تعلیم و تربیت کا کام کرتے ہیں اور اپنی رپورٹ بھیجتے ہیں۔ اگر نہیں بھیجتے۔ تو ہدایت فرما دیں کہ نظارت ہذا کی ہدایت کی تعمیل فرما دیں۔ اس ہدایت کے ماتحت ۱۰ ازدی تک رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول ہو جانی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواست دُعا

خاکسار عرصہ چار سال سے ٹی بی کا مریض ہے۔ کھانسی بلغم سے بفضلہ کافی افاقہ ہے۔ اور ٹمپریچر بھی نہیں ہوتا۔ مگر کم و بیش ڈیڑھ سال سے گلے کی آواز بند ہے۔ اور آواز بالکل نہیں نکلتی اظہار خیال کا ذریعہ تحریر ہی رہ گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے اسے Laryngitis تشخیص کیا ہے۔ جس میں صوتی رگیں (vocal cords) کام نہیں کرتیں۔ مگر کوئی علاج کارگر نہیں ہوا۔ یونانی علاج بھی کوئی میسر نہیں آیا۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے نیز اگر کوئی صاحب مجرب نسخہ تجویز کر سکیں۔ تو عند اللہ ماجور ہوں گے۔ موجودہ حالت میں تو میں society سے بالکل cut off محسوس کرتا ہوں۔

(خاکسار مخدوم نذیر احمد۔ ایم ایس سی آف میانی۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع شاہ پور پنجاب)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہئیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے اوائل میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ جو شخص تحریک جدید میں متواتر حصہ لیتا ہوا وفات پا جائے گا۔ اس کا نام بھی کتاب تاریخی یادگار زمانہ میں لکھا جائے گا۔ خواہ کوئی ایک سال کا چندہ ہی دے کر وفات پا گیا ہو۔ نیز ان سب کے نام اس کتاب میں آئیں گے۔ جو اپنی زندگی میں متواتر انیس ۱۹ سال تک اشاعت اسلام کے لئے چندہ دیتے رہے اور ان کی چندہ کی رقم بھی جو انہوں نے ہر سال دی ہے دکھائی جائے گی۔ اسی اعلان کے مطابق فہرست بن رہی ہے اور جن کے ذمہ بقایا ہے وہ اپنے بقایا کو ادا نہیں کر سکے یا کسی سال میں وعدہ بھی نہیں دے سکے۔ لیکن اب ان کی خواہش ہے کہ جو تھوڑی سی کمی رہی ہے اسے پورا کر کے اپنا نام انیس ۱۹ سالہ فہرست میں درج کرا لیں۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ایسے سب بقایا داران کو جو بیسویں سال میں شامل ہوئے تھے بقایا کی اطلاع دے کر لکھ چکا ہے کہ بقایا جلد سے جلد ادا کیا جائے۔ اور بعض بقایا داران کی طرف سے خاموشی ہے۔ اگر انہوں نے رقم بقایا ادا نہ کی تو ان کا نام فہرست سے کٹ جائے گا۔ لیکن ایسے احباب جو دسویں سال تک تو شامل رہے یا دسویں سال تک ایک آدھ سال کا کچھ رقم بقایا ہے اس کے بعد شامل نہ ہوئے یا وہ دسویں سال کے بعد آئندہ سالوں میں کچھ دے سکے بعد میں چھوڑ بیٹھے۔ اب ان میں سے بعض کے پتے بھی دفتر کو معلوم نہیں۔ ایسے تمام احباب کو چاہئیے کہ وہ اگر شامل ہونا چاہیں تو اپنا سابقہ حساب دفتر سے معلوم کرنے کے لئے یہ اطلاع بھی مہیا کریں کہ انہوں نے دسویں سال میں کہاں سے حصہ لیا تھا۔ اور اس کے بعد بھی جتنے سال دئیے ہوں کہاں کہاں سے دئیے ہیں۔ ایسی اطلاع ملنے پہ وکیل المال تحریک جدید بفضل خدا فوراً حساب بنا کر ارسال کرے گا۔

دفتر اول کے السابقون الاولون کو حضور کا یہ ارشاد بھی یاد رہے اور اس پر عمل ہو۔

"اب وقت تمہارے لئے بہت نازک ہے۔ اس لئے بہت احتیاط کرو۔ اب تم ایسے مقام پر ہو کہ اس سے پیچھے قدم اٹھانا ہلاکت کا موجب ہوگا۔ پس خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔"

پھر حضور نے سولھویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہئیے جس راستہ پر آپ پندرہ سال چل چکے ہیں اب چار سال باقی کے لئے اس میں کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔"

"پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر یہ دن پھر نہیں آئیں گے۔"

پس نہ صرف دفتر اول کے انیس ۱۹ سالہ السابقون الاولون ہی اپنے انیس سالہ حساب کو صاف کر کے شامل فہرست ہوں بلکہ وہ اور دفتر دوم کے مجاہد گیارھویں سال میں اپنے وعدے شاندار اضافہ سے پیش حضور کریں۔ دفتر دوم میں بعض احباب اپنی ماہوار آمد کے مقابل پر وعدہ چالیس پچاس واں حصہ کرتے ہیں۔ حالانکہ تحریک جدید کی ضرورت ان سے بہت شاندار اور غیر معمولی قربانی کا تقاضا کرتی ہے۔ پس احباب اپنے وعدے بھی نمایاں اضافہ سے پیش حضور کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری دینی نصاب

نظارت تعلیم و تربیت کے انتظام کے ماتحت ۵ مارچ ۱۹۵۵ء سے ایک کلاس جاری ہوگی۔ جس میں جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو ضروری دینی نصاب کی ٹریننگ دی جائے گی۔ احباب کی اطلاع کے لئے ضروری دینی نصاب ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) دینی نصاب اول و دوم شائع کردہ نظارت تعلیم و تربیت کی تعلیم (اس میں نماز سادہ۔ نماز باترجمہ۔ کلمہ طیبہ۔ عقائد اسلام اور پانچ بنا اسلام وغیرہ شامل ہیں)

(۲) قرآن کریم کے پارہ اول کا ترجمہ مع مختصر نوٹ

(۳) نبراس المومنین کا ترجمہ اور مطلب۔

(۴) فقہ احمدیہ حصہ اول مرتبہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(۵) مختلف بزرگوں کے پانچ لیکچر۔

(۶) لیل و نہار کے لئے پروگرام۔ اس میں مسجد مبارک میں پانچوں نمازوں کی حاضری اور درس میں شمولیت۔ نیز دن کے اسباق کی یاد وغیرہ امور شامل ہوں گے۔ اس کے لئے ایک نگران اور سپرنٹنڈنٹ مقرر کیا جائے گا۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت:۔ چوہدری خلیل احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ۲ اور ۳ دسمبر کی درمیانی شب کو لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ چوہدری محمد اسحٰق لیعف

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نجات ملتی ہے

"اے دوستو! یاد رکھو!! کہ صرف اپنے اعمال سے کوئی نجات نہیں پا سکتا۔ محض فضل سے نجات ملتی ہے۔ اور وہ خدا جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ نہایت رحیم و کریم خدا ہے۔ وہ قادر مطلق اور سرب شکتی مان ہے جس میں کسی طرح کی کمزوری اور نقص نہیں۔ وہ مبدء ہے تمام ظہورات کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور خالق ہے تمام مخلوقات کا۔ اور مالک ہے تمام جود و فضل کا۔ اور جامع ہے تمام اخلاق حمیدہ اور اوصاف کاملہ کا۔ اور منبع ہے تمام نوروں کا۔ اور جان ہے تمام جانوں کی۔ اور قیوم ہے ہر ایک چیز کا۔ سب چیزوں سے نزدیک ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ عین اشیاء ہے اور سب سے بلند تر ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس میں اور ہم میں کوئی اور چیز بھی حائل ہے۔ اس کی ذات دقیق در دقیق اور نہاں در نہاں ہے۔ مگر پھر بھی سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے۔ سچی لذت اور سچی راحت اسی میں ہے۔ اور یہی نجات کی حقیقی فلاسفی ہے۔" (چشمہ معرفت)

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے نئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور انور ایدہ الودود نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کیلئے۔ ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ

ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم۔

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کیلئے۔ ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ آنہ فی ایکڑ

ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ " "

ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع " "

د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مزارع " "

شق نمبر ۳ تاجروں کے لئے۔ بڑے تجار شلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے — ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴۔ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب — ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵۔ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان کیلئے — ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔

ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار احباب کیلئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی

شق نمبر ۷۔ لجنہ اماءاللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تین لاکھ ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸۔ خوشی کی تقاریب پر۔ یعنی نکاح۔ شادی بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر امتحان میں کامیابی وغیرہ مواقع پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ سابقت فرمائیے۔ اور جنت میں گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

خالد کے تازہ شمارہ (ماہ فروری) کی ایک جھلک

۱۔ بیس فروری کا تاریخی دن (اداریہ)

۲۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا روح پرور خطاب۔

۳۔ شذرات۔

۴۔ شہید احمدیت حضرت سید عبد اللطیف رضی اللہ عنہ

۵۔ نوجوانان سعادت مند

۶۔ اخلاق کی شمعیں۔ مجھے بھی پڑھئے وغیرہ

منظومات۔ محمد کی غلامی میں محمد کا غلام آیا

شہدائے کشمیر کے مزار کو دیکھ کر غزل

دوسرے مستقل اور جاذب نظر فیچر اور حضرت المصلح الموعود کی دلکش تصویر۔

اسلامی حکومت میں پولیس کے فرائض

(از محمد طفیل صاحب منگلا (لاہور))

سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شب کی چوکیداری کے لئے انتظام عسس قائم کیا تھا۔ پھر حضرت علی رضؓ کے عہد خلافت میں باقاعدہ پولیس کا نظام قائم ہوا۔ اس محکمے کے سب سے بڑے افسر کو "صاحب شرطہ" یا پولیس افسر کہا جاتا تھا۔ یہ خلیفہ کا عموماً قریبی رشتہ دار ہوتا تھا۔ اور صاحب عصبیت اور صاحب قوت ہونا اس کے لئے ضروری خیال کیا جاتا تھا۔ وہ موجودہ زمانہ کے فوجی پولیس افسر سے زیادہ مشابہ تھا۔ پولیس کا کام امن و امان۔ نظم و نسق قائم کرنا اور قائم رکھنا تھا۔ پولیس کا عملہ سرکشوں اور مجرموں کو سزائیں دیتا تھا۔ تاکہ شہریوں کو سکون و اطمینان نصیب ہو۔

ابتداء میں پولیس کا محکمہ عدالت کے ماتحت ہوتا تھا۔ اس کا فرض عدالت کے احکام کا نفاذ اور حدود شرع کو عمل میں لانا تھا۔ مگر کچھ عرصہ بعد یہ مستقل محکمہ ہو گیا۔ اور جرائم پیشہ لوگوں کو براہ راست سزائیں دینے لگا۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بنو امیہ کے مشہور خلیفہ ہشام بن عبد الملک (۱۰۵ھ تا ۱۲۵ھ) نے چوکیداری و پہرہ کا انتظام بھی پولیس کے سپرد کر دیا تھا۔

جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس وقت پولیس افسر کے فرائض موجودہ پولیس افیسر و فوجی سپہ سالار کے بین بین ہوتے تھے۔ خلافت بنو عباس میں پولیس کا کام آزاد کردہ غلاموں کے ہاتھوں میں بھی رہا۔

پولیس آفیسر کے اختیارات کا دائرہ رعایا کے تمام طبقوں تک وسیع نہ تھا۔ صرف بڑے بڑے امراء۔ بڑے بڑے عہدہ داروں۔ غنڈوں اور سرکشوں تک محدود تھا۔ موجودہ سی۔ آئی۔ ڈی کے فرائض بھی پولیس آفیسرز سرانجام دیتے تھے۔ اندلس کے اموی خلفاء کے عہد میں پولیس کے نظام نے بہت ترقی کر لی تھی۔ اندلس میں پولیس کو دو محکموں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ بڑا محکمہ اور چھوٹا محکمہ۔ بڑے محکمے کے افسر شاہی ملازمین۔ خاندان شاہی اور بڑے بڑے رتبہ کے لوگوں پر اقتدار رکھتے تھے۔ اور چھوٹے محکمہ کے افسر عام رعایا پر اختیارات رکھتے تھے۔ بڑے محکمے کے افسر کے لئے دربار شاہی میں ایک خاص اعزازی کرسی ہوتی تھی۔ اور دوسرے امراء حکومت پر اس کو اقتدار حاصل ہوتا تھا۔ اور وہ قریباً وزیر اور حاجب کے ہم پلہ ہوتا تھا۔

مصر میں عربوں کی حکومت کے زمانہ میں پولیس افسر بہت بڑا عہدہ دار خیال کیا جاتا تھا جب امیر یا گورنر دار السلطنت سے باہر جاتا تھا۔ تو پولیس افسر اس کا قائم مقام ہوتا تھا۔ اسی لئے اس عہدہ کو دار السلطنت کی خلافت بھی کہتے تھے۔ پولیس افسر سلطان اور گورنر کی طرف سے اسی کی غیر حاضری میں امامت بھی کرتا تھا۔ فوج کی تنخواہوں وغیرہ کے معاملات بھی اسی کے سپرد تھے۔ پولیس کا محکمہ عربوں کے مصر فتح کرنے کے بعد فسطاط میں قائم کیا گیا تھا۔ جب شہر "عسکر" کی بنیاد رکھی گئی۔ تو اس میں باقاعدہ کوتوالی بھی بنائی گئی۔ اس وقت پولیس کا محکمہ دو حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

(۱) ادنیٰ پولیس جس کو سفلی کہتے۔ اس کا مرکز شہر فسطاط تھا۔ (۲) اعلیٰ پولیس۔ اس کا مستقر شہر عسکر تھا۔ اعلیٰ پولیس نام رکھنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ اس کا مستقر ادنیٰ پولیس کے مرکز فسطاط سے بلند مقام پر واقع تھا۔ جس کی عمارتیں طولون کے پہاڑی سلسلہ پر تھیں۔ جب جوہر صقلی نے مصر فتح کیا۔ اس وقت اس نے پولیس اعلیٰ کے محکمہ کو عسکر سے قاہرہ میں منتقل کر دیا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جس روز جوہر صقلی نے مصر فتح کیا۔ اسی روز پولیس افسر کا انتقال ہوا۔ جوہر صقلی نے اس کی جگہ جیز کو پولیس افسر مقرر کر دیا۔ ادنیٰ پولیس کا محکمہ فسطاط ہی میں قائم رہا۔ جوہر صقلی نے اس کا افسر عروہ بن ابراہیم اور شبلی معرض کو مقرر کیا تھا۔ بلاد افریقہ یعنی تونس میں ابن خلدون کے زمانہ (۸۰۸ھ) تک پولیس افسر کو "حاکم" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ بلاد اندلس میں "صاحب مدینہ" اور مملوکوں کے عہد سے "والی" کے نام سے خطاب کیا جاتا تھا۔ مسلمانوں کے ابتدائی دور میں پولیس کا محکمہ عدالت کے ماتحت تھا۔ اس کے فرائض عدالت کے احکام نافذ کرنا اور حدود شرعی کو عمل میں لانا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد پولیس کا محکمہ ایک مستقل محکمہ بن گیا تھا۔ اور براہ راست مجرموں کو سزائیں دینا اسی کے اختیار میں دیا گیا تھا۔ اس وقت پولیس افسر کی حیثیت حاجب اور وزیر کے قریباً ہم پلہ تھی۔

خلیج فارس کا صوبہ بنانے کی تجویز

تہران ۲۸ جنوری۔ ایرانی وزارت داخلہ نے وزیر خارجہ انتظام سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ بحرین کے علاقہ کے معاملات میں ایک ماہر نمائندہ اس خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے بھیجیں جو بحرین پر ایران کی بالادستی کے سوال پر غور کرے گی۔ وزارت داخلہ خلیج فارس کا ایک نیا صوبہ بنانا چاہتی ہے۔ جس میں بحرین بھی شامل ہو گا۔ گذشتہ ہفتہ مجلس نے وزیر خارجہ سے بحرین ایران کو واپس دلانے کے لئے قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا تھا۔ اور وزیر خارجہ نے یہ کارروائی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔

سابق وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن کو کراچی آنے کی اجازت مل گئی

کراچی ۲۹ جنوری معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن کو کراچی واپس آنے کی اجازت مل گئی ہے مسٹر فضل الرحمٰن کو سیکورٹی ایکٹ کے تحت کراچی چھوڑنے کا حکم دیا گیا تھا وہ ۱۱ دسمبر ۵۴ء کو کراچی چھوڑ کر ڈھاکہ چلے گئے تھے۔ اب پورے ۷ دن بعد وہ جمعہ کو ڈھاکہ سے کراچی واپس آ جائیں گے مسٹر فضل الرحمٰن کے کراچی میں قیام پر پابندی حکومت نے واپس لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مسٹر فضل الرحمٰن سندھ چیف کورٹ میں وکالت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو وکیل کی حیثیت سے اندول بھی کرا چکے ہیں۔ نومبر کے آخر میں ان کو سیکورٹی ایکٹ کے تحت کراچی چھوڑنے کا نوٹس دیا گیا تھا۔ نوٹس کی میعاد میں توسیع بھی کر دی گئی تھی۔ مگر مسٹر فضل الرحمٰن کو ۱۱ دسمبر تک کراچی سے چلے جانے کی ہدایت کی گئی تھی

امریکہ میں ۲۰ لاکھ افراد متحرک مکانوں میں رہتے ہیں

نیویارک ۲۹ جنوری۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں ۲۰ لاکھ افراد متحرک مکانوں میں رہتے ہیں۔ یہ متحرک مکان بڑے بڑے "ٹریلر" ہوتے ہیں جنہیں کار میں لگا کر ایک مقام سے دوسرے مقام تک لے جایا جا سکتا ہے۔

بھارت کے لوگ اپنے پڑوسی ملک پاکستان سے دوستانہ تعلقات چاہتے ہیں

کراچی ۲۹ جنوری۔ بھارتی ہائی کمشنر ڈاکٹر موہن سنہا مہتہ نے پاکستان سے بہتر تعلقات کے قیام کی خواہش ظاہر کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان جو ہمارا پڑوسی ہے ان ممالک میں سے ہے جن سے بھارت کو دوستی رکھنی چاہئیے۔ ہماری حکومت پاکستان سے دوستی اور قریبی تعاون کی ہمیشہ سے خواہاں رہی ہے۔ بھارت اور پاکستان کے تعلقات پر اب متعدد معاملات میں تنازعات اور اختلافات کے سبب سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بعض امور اہم اور پیچیدہ ہیں۔ دوسرے مقابلتاً چھوٹے مسائل ہیں جو جلد حل ہو سکتے ہیں۔ اب یہ دیکھ کر خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ان تنازعات کے بارے میں حقیقت پسندی کا جذبہ پیدا ہو چلا ہے صحیح طور پر دیکھا جائے تو بات ظاہر ہے کہ کسی ملک کا کوئی بھی مخلص یا محب وطن باشندہ یہ نہ چاہے گا کہ دوسرے ملک کے خلاف غیر موزوں رویہ اختیار کر کے دونوں ممالک کی دوستی و خیر سگالی کے امکانات کو بگاڑ دے۔ آئندہ کے لئے حالات امید افزاء ہیں۔ صدر بھارت کی دعوت پر گورنر جنرل پاکستان دہلی گئے ہیں اندازہ کا جس طرح استقبال ہوا وہ بھارت اور پاکستان کے درمیان دوستی کا مظہر ہے۔ ایک اور شعبے میں بھی یہی جذبہ کارفرما ہے۔ آجکل بھارتی کرکٹ ٹیم پاکستان کا دورہ کر رہی ہے۔ اچھے تعلقات کے قیام کے سلسلے میں کھیلوں سے بھی بڑی مدد مل سکتی ہے اور جس شخص نے پاکستان و بھارتی ٹیموں کا میچ دیکھا ہے اس نے یہ بات محسوس کر لی ہو گی۔ ڈاکٹر مہتہ نے توقع ظاہر کی ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان فنون سائنس صنعت و تجارت اور سفر کے سلسلے میں زیادہ تعلقات اور روابط پیدا ہوں گے۔ مسٹر مہتہ نے کہا ہے کہ میں آئندہ ماہ پاکستان سے چلا جاؤں گا۔ لیکن پاکستان میں قیام کی یاد میرے دل میں ہر وقت رہے گی۔ ہمارے نئے ہائی کمشنر (مسٹر چنی لال ڈیسائی) بڑے قابل آدمی ہیں۔ اس ملک کو اسی توقع کے ساتھ چھوڑ سکتا ہوں کہ بھارت اور پاکستان کے تنازعات طے ہو جائیں گے۔ اور یہ دونوں آزاد خود مختار ممالک برادرانہ جذبات کے ساتھ ترقی کریں گے۔ اور اپنے عوام کی خوشحالی و ترقی حاصل کر سکیں گے۔ نیز دنیا کی عام بھلائی اور امن کی ترقی میں بھی مدد دیں گے۔

پاکستان کے راستے سے افغانستان کی تجارت

کراچی ۲۹ جنوری۔ افغانستان میں درآمد ہونے والے سامان کی قیمت ۱۱۹۴۶۴۳۶ روپیہ تھی۔ مرکزی اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر ۱۹۵۴ء میں پاکستان کے راستے سے افغانستان میں مندرجہ ذیل خاص اشیاء درآمد کی گئیں۔ کپڑا ۱۸۶۱۷۸۳۶ روپے۔ معدنی تیل ۲۹۲۵۳۴ روپے۔ چائے ۳۱۶۸۴۸ روپے تمام قسم کے آلات (جن میں برقی آلات بھی شامل ہیں) ۸۸۵۱۶ روپے۔ ہر قسم کی مشینری (جن میں پرزے بھی شامل ہیں) ۸۱۰۰۴ روپے۔

افغانستان سے برآمد ہونے والے سامان کی قیمت ۵۶۲۷۳۸ روپیہ تھی۔ مذکورہ بالا عرصہ میں (اکتوبر ۱۹۵۴ء) پاکستان کے راستے سے افغانستان سے مندرجہ ذیل خاص اشیاء برآمد کی گئیں:۔

پھل اور ترکاریاں	۳۴۷۵۰۲۷	روپے
روئی خام	۸۹۰۱۵۲	"
اونی سامان	۵۷۹۶۴۸	"
خام اون	۱۹۱۷۵۹	"
خام چمڑا اور کھالیں	۲۴۹۹۲۳	"

بھارت میں سوشلسٹ نظام قائم کیا جائیگا

ستیا مورتی نگر ۲۹ جنوری۔ پنڈت نہرو نے کانگرس کے مندوبین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھارت میں پر امن طریقے سے اور طبقاتی منافرت پیدا کئے بغیر سوشلسٹ سوسائٹی قائم کرنے کی ضرورت ہے کانگرس کے صدر مسٹر ڈھیبر نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ رفتہ رفتہ بھارت کے ہر شخص کے لئے روزگار فراہم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر گھریلو صنعتوں کو ترقی دی جائے۔ تو دس سال میں بے روزگاری کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پاکستان آنے کی دعوت قبول کر لی

گورنر جنرل جناب غلام محمد خیر سگالی کے دورے کے بعد نئی دہلی سے کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۲۹ جنوری۔ گورنر جنرل جناب غلام محمد نے ہندوستان کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کو پاکستان آنے کی دعوت دی ہے۔ جسے انہوں نے قبول کر لیا ہے۔ اس امر کا انکشاف کل تیسرے پہر جناب غلام محمد نے نئی دہلی سے کراچی واپس پہنچنے پر کیا۔ موری پور کے ہوائی اڈے پر آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ابھی اس دورے کی تاریخ طے نہیں ہوئی ہے۔ آپ نے کہا میں ہندوستان اور پاکستان کے باہمی جھگڑوں کے تصفیہ کے بارے میں اب زیادہ پُر امید ہوں۔ میں نے اس دورے میں محسوس کیا۔ کہ دونوں خیر سگالی اور دوستی کے خواہاں ہیں۔ جناب غلام محمد نے کہا۔ میں نے باہمی تنازعات کو طے کرنے کے متعلق کوئی بات چیت نہیں کی۔ میرا دورہ محض خیر سگالی کا دورہ تھا۔ جس سے ٹھوس نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

میرے قیام دہلی کے دوران ہندوستان کی حکومت نے جس دوستی اور مہمان نوازی کا سلوک کیا۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ گورنر جنرل کے واپس کراچی پہنچنے پر آپ کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ ہوائی اڈے پر جن حضرات نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ ان میں مرکزی وزراء دولت مشترکہ کے ہائی کمشنر بحری بری اور ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف اور دوسرے اعلیٰ سول و فوجی افسران شامل تھے۔ نیز پرنس علی خاں بھی آپ کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر آئے ہوئے تھے۔ ہوائی فوج کے ایک دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

اس سے قبل جب آپ نئی دہلی سے روانہ ہوئے۔ تو پالم کے ہوائی اڈے پر جمہوریہ ہند کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد وزیر اعظم پنڈت نہرو نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن سفارتی نمائندوں مرکزی وزراء بری بحری اور ہوائی فوجوں کے اعلیٰ افسران نے آپ کو الوداع کہا۔ تینوں فوجوں کے مشترکہ دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اور ہندوستان و پاکستان کے قومی ترانے بجائے گئے۔ ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے قبل مسٹر غلام محمد جب پنڈت جواہر لال نہرو سے گلے ملے۔ تو آپ نے ان سے کہا۔ کہ باہمی جھگڑے طے کر لینے چاہئیں۔ آپ تصفیہ کے لئے اب راستہ ہموار کریں۔ آپ نے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کو بھی پاکستان آنے کی دعوت دی۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ وقت نکالنے کی پوری کوشش کریں گے۔ گورنر جنرل کے وائیکنگ کے پرواز کرنے کے تھوڑی دیر بعد جناب غلام محمد نے صدر جمہوریہ کو ایک پیغام بھیجا۔ جس میں اپنے قیام دہلی کے دوران میں مہمان نوازی اور دوستانہ سلوک پر حکومت ہندوستان اور عوام کا تہ دل سے ۴۵

۴۵

ذکر الٰہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۳)

یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ بلکہ آپ کے دل میں ذکر الٰہی کا جوش تھا۔ اس کے اظہار کا ایک آئینہ تھا۔ ہر ایک صاحب بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ ذکر الٰہی آپ کی غذا تھی۔ اور اس کے بغیر آپ اپنی زندگی میں کوئی لطف نہ پاتے تھے۔ اسی کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے۔ کہ جن چیزوں سے مجھے محبت ہے۔ ان میں سے ایک قرۃ العین فی الصلوٰۃ ہے۔ یعنی نماز میں میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ شریعت کے لحاظ سے آپ کا باجماعت نماز پڑھنا یا مسجد میں آنا کوئی ضروری امر نہ تھا۔ کیونکہ بیماری میں شریعت اسلام کسی کو ان شرائط کے پورا کرنے پر مجبور نہیں کرتی۔ لیکن یہ عشق کی شریعت تھی۔ یہ محبت کے احکام تھے۔ بے شک شریعت آپ کو اجازت دیتی تھی۔ کہ آپ گھر میں ہی نماز ادا فرماتے۔ لیکن آپ کو ذکر الٰہی سے جو محبت تھی۔ وہ مجبور کرتی تھی۔ کہ خواہ کچھ بھی ہو۔ آپ ہر ایک تکلیف برداشت کر کے تمام شرائط کے ساتھ ذکر الٰہی کریں۔ اور اپنے پیارے کی یاد کریں۔ جب اس تکلیف کی حالت میں آپ کو ذکر الٰہی سے یہ وابستگی تھی۔ تو صحت کی حالت میں قیاس کیا جا سکتا ہے۔

---

۴۵ شکریہ ادا کیا۔ اور ہندوستان کی خوشحالی کی دعا کرنے کے علاوہ امید ظاہر کی۔ کہ دونوں ملکوں کے تعلقات اب پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو جائیں گے۔ اور دونوں ایک دوسرے کے اور زیادہ قریب آ جائیں گے۔ تینوں مرکزی وزراء جو گورنر جنرل کے ساتھ نئی دہلی گئے تھے۔ گورنر جنرل کے وائیکنگ کے روانہ ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہوائی جہاز کے ذریعہ نئی دہلی سے لاہور پہنچ گئے۔

پیرس ۲۹ جنوری۔ فرانسیسی سینٹ نے شمالی افریقہ کی صورت حال پر ۸ فروری کو بحث کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قومی اسمبلی نے اس بحث کے لئے پہلے ہی ۲ اور ۴ فروری کی تاریخیں مقرر کر دی ہیں۔

عرب وزراء اعظم کی کانفرنس میں

لیبیا کے وزیر اعظم بھی شریک ہونگے

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ کل یہاں عرب وزراء اعظم کی کانفرنس کے اجلاس کے بعد لیبیا کے سفیر نے اعلان کیا کہ ہمارے وزیر اعظم بھی کانفرنس میں شرکت کے لئے قاہرہ آ رہے ہیں۔

مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کا اجلاس

لاہور ۲۹ جنوری۔ کل یہاں مغربی پاکستان کی انتظامی کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ گورنر پنجاب جناب مشتاق احمد گورمانی نے صدارت کی کونسل کا اجلاس آج شام پھر ہوگا۔

لنکا پاکستان سے ۵۰۰۰۰ ٹن چاول خریدیگا

کراچی ۲۹ جنوری۔ لنکا اور پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے لنکا پاکستان سے ۵۰۰۰۰ ٹن چاول خریدے گا۔

ایرانی وفد لاہور پہنچ گیا

لاہور ۲۹ جنوری۔ ایران کا خیر سگالی وفد کل صبح پشاور سے لاہور پہنچ گیا۔ وفد لاہور میں تین دن قیام کرنے کے بعد ڈھاکہ روانہ ہو جائیگا۔

پاکستان اور ایران کے شاندار تعلقات

لاہور میں ایرانی وزیر تعلیم کی تقریر

لاہور ۲۹ جنوری۔ ایران کے وزیر تعلیم مسٹر رضا جعفری نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ پاکستان اور ایران کے درمیان دیرینہ مذہبی۔ لسانی۔ نسلی اور ثقافتی روایات کی بناء پر آئندہ تعلقات مزید استوار ہوں گے۔ مسٹر رضا جعفری نے ایران کے خیر سگالی وفد کے دوسرے ارکان کے ہمراہ کل سہ پہر لاہور کارپوریشن کی طرف سے دی گئی دعوت چائے میں شرکت کی۔ آپ نے وفد کے قائد کی حیثیت سے پاکستانیوں کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ اور یقین ظاہر کیا۔ کہ پاکستان کی موجودہ قابل رشک رفتار ترقی برقرار رہے گی۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لیفٹیننٹ جنرل ایس۔ ایم سری ناگیش کو بھارت کا کمانڈر انچیف مقرر کیا

وزیر اطلاعات نے لاہور ریڈیو اسٹیشن کا معائنہ کیا

لاہور ۲۹ جنوری۔ وزیر اطلاعات و نشریات سردار ممتاز علی خاں نے کل لاہور کے علاقائی ریڈیو اسٹیشن کا معائنہ کیا۔ آپ نے اسٹیشن کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پروگرام اس ڈھنگ سے بنانے چاہئیں کہ جن میں نہ صرف شہری باشندوں کو بلکہ دیہی علاقے کے لوگوں کو بھی دلچسپی پیدا ہو اور ان کی علمیت بڑھے۔ آپ نے مزید کہا کہ ریڈیو کے پروگراموں کے ذریعہ عوام کو معاشرتی قدروں کا احساس دلانا ضروری ہے۔ دوران تقریر میں آپ نے کہا ریڈیو کے افسران کو جن دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مجھے ان کا پورا احساس ہے آپ نے یقین دلایا کہ مالی مشکلات تو بہت جلد دور ہو جائیں گی۔ بعد میں آپ نے محکمہ اطلاعات کے سیکرٹری مسٹر ایم۔ بی۔ احمد اور ریڈیو پاکستان کے ڈائرکٹر مسٹر زیڈ۔ اے بخاری کے ہمراہ سٹوڈیو کا معائنہ کیا۔

مسٹر محمد علی مڈل ایسٹ ہاؤس میں

نیو یارک ۲۹ جنوری۔ وزیر اعظم پاکستان جناب محمد علی کل یہاں پاکستانی آرٹسٹ اجمل حسین کی تصویریں دیکھنے کے لئے مڈل ایسٹ ہاؤس گئے عالمی عدالتِ انصاف کے جج جناب چودھری محمد ظفر اللہ خاں بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

وزیر خوراک مشرقی بنگال کے دورے پر

ڈھاکہ ۲۹ جنوری۔ وزیر خوراک جناب کرنل عابد حسین کل کراچی سے یہاں پہنچے۔ آپ مشرقی بنگال کے دورے کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں۔

مسٹر ایڈن انقرہ جائیں گے

لنڈن۔ ۲۹ جنوری برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن بنکاک سے واپسی پر کراچی آئیں گے اور اس کے بعد تین دن کے لئے ترکیہ کے دارالحکومت انقرہ بھی جائیں گے گذشتہ شب برطانوی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر ایڈن ۱۶ مارچ سے ۱۹ مارچ تک انقرہ کا دورہ کریں گے۔ موصوف ترکیہ کے وزیر اعظم کی دعوت پر انقرہ جا رہے ہیں۔